جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
کراتشی ہ پاکستان
جامعہ علوم اسلامیہ - پوسٹ بکس نمبر ۳۴۶۵ جمشید روڈ کراچی - www.banuri.edu.pk

انچاس کروڑ کے ثواب کی تحقیق

سوال

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ تبلیغی جماعت والوں کا اللہ کے راستہ میں نکلنے پر ایک عمل کا ثواب انچاس کروڑ بتلانا، کیا احادیث سے ثابت ہے؟

جواب

مذکورہ قول دو حدیثوں کو جمع کرکے ذکر کیا جاتا ہے، جس کی تفصیل اور اسنادی حیثیت ذیل میں ذکر کی جاتی ہے :

1- ایک حدیث سنن ابنِ ماجہ کی ذکرکی جاتی ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں :

" حدثنا هارون بن عبد الله الحمال ثنا ابن أبي فديك عن الخليل بن عبد الله عن الحسن عن علي بن أبي طالب وأبي الدرداء وأبي هريرة وأبي أمامة الباهلي وعبد الله ابن عمر وعبد الله بن عمرو وجابر بن عبد الله وعمران بن الحصين كلهم يحدث عن رسول الله صلى الله عليه و سلم أنه قال: من أرسل بنفقة في سبيل الله وأقام في بيته فله بكل درهم سبعمائة درهم، ومن غزا في سبيل الله وأنفق في وجه ذلك فله بكل درهم سبعمائة ألف درهم، ثم تلا هذه الآية: {والله يضاعف لمن يشاء}". (سنن ابن ماجه، كتاب الجهاد، باب فضل النفقة في سبيل الله **: ۲/۹۲۲، ط: دارالفکر بیروت)**

2- دوسری حدیث امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے ذکر کی ہے :

"حدثنا أحمد بن عمرو بن السرح حدثنا ابن وهب عن يحيى بن أيوب وسعيد بن أبي أيوب عن زبان بن فائد عن سهل بن معاذ عن أبيه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «إن الصلاة والصيام والذكر تضاعف على النفقة في سبيل الله بسبعمائة ضعف»". (سنن أبي داؤد، باب تضعيف الذكر في سبيل الله :٢/٣١٦، ط :دارالکتاب العربی)

پہلی حدیث میں مجاہد کے نفقہ کا اجر سات لاکھ بتایا گیا ہے، اور دوسری حدیث میں نماز وغیرہ عباداتِ بدنیہ کا اجر نفقہ فی سبیل اللہ کے اجر سے سات سو گنا زیادہ بیان فرمایا گیا ہے،اس سے یہ نتیجہ نکالا گیا کہ نماز کا اجر انچاس کروڑ ہے، اس لیے کہ سات لاکھ کو سات سو میں ضرب دینے سے یہی حاصل ضرب بن جاتا ہے۔

مگر ان دو روایتوں میں کلام ہے :

1- ایک روایت میں خلیل بن عبداللہ مجہول راوی ہیں، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''تقریب التہذیب'' میں ان کے متعلق لکھا ہے :

"الخليل بن عبدالله مجهول، من السابعة". (تقريب التهذيب،ص : ٢٣١)

2- حسن بصری رحمہ اللہ کی تدلیس کی وجہ سے اس روایت پر منکر کا حکم لگایا گیا ہے ۔

دوسری روایت میں دو ضعیف راوی ہیں، جن کی وجہ سے یہ سند بھی ضعیف ہے، زبان بن فائد ضعیف راوی ہیں، حافظ ابن حجر ان کے متعلق لکھتے ہیں :

"زبان بن فائد بالفاء المصري أبو جوين بالجيم مصغرًا الحمراوي بالمهملة ضعيف الحديث مع صلاحه وعبادته من السادسة مات سنة خمس وخمسين". (تقريب التهذيب ،ص :٢٤٨، رقم : ١٩٨٥)

دوسرے راوی سہل بن معاذ ہیں، ان کے متعلق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے :

"سهل بن معاذ بن أنس الجهني، نزيل مصر، لابأس به إلا في روايات زبان عنه من الرابعة". (تقريب التهذيب :٢٩٢، رقم : ٢٦٦٧)

قطع نظر اس بات کے ان دو روایتوں پر کلام کیا گیا ہے، یہ اشکال ہوتا ہے کہ ابوداوٗد کی حدیث میں "يضاعف على النفقة في سبيل الله " میں نفقہ سے غازی کا نفقہ مراد لینے پرکوئی قرینہ موجود نہیں، عموماً روایات میں ''نفقہ فی سبیل اللہ'' سے مراد گھر میں بیٹھ کر کوئی چیز اللہ کے راستے میں خرچ کرنا مراد ہوتا ہے، جیسا کہ ابن ماجہ ہی کی حدیث میں ہے"من أرسل بنفقة في سبيل الله وأقام في بيته".(مقالات امین :٧٠)

لہذا جب تک تصریح یا واضح قرینہ نہ ہو کہ "يضاعف على النفقة" سے نفقۂ غازی مراد ہے، اس وقت تک انچاس کروڑ کی نسبت حدیث کی طرف کرنا صحیح نہیں، چاہے ایک ہی حدیث ہو یا دو حدیثوں کے مجموعہ کی صورت میں ہو ۔ (مقالات امین :٧٠) فقط واللہ اعلم

فتوی نمبر : 144106201064

دارالافتاء : جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن